شہرت کا غلام

مرتبہ

ڈبلیو اے انصاری

(مطبوعہ جید برقی پریس بلیماران دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیروں کا ظہورا

اور درس عبرت

منظور ہے گذارش احوال واقعی   اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

ہم بیٹھے ہوئے اخبار زمیندار کے پرانے فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ پیروں کی نئی نئی چالوں اور عجوبہ زا عیاریوں کے صدقے ہو رہے تھے حضرت سالک کی قلمی نیرنگیوں کی داد دے رہے تھے اور انقلاب ایام پر غور و خوض کر رہے تھے کہ ہمارے ایک دوست تشریف لائے۔

انہوں نے گفتگو کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے ضمناً بھوپال کی فضا کا بھی تذکرہ کر دیا۔ جناب ظہور احمد صاحب کا بھی ذکر خیر کیا۔ انہوں نے بتلایا تمہاری آنکھیں جن انقلابات کو دیکھ رہی ہیں۔ تم جن پیروں کی عجوبہ زا چالوں پر محو انگشت حیرت ہو۔ اس سے دو چند ریاست بھوپال میں ظہور احمد نامی ہیں۔ آپنے گوشہ نشینی کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ آپ کنج عزلت کے کسی غیر معروف گوشہ میں رہنا گوارا نہیں فرماتے۔ شہرت کے بھی خواہاں ہیں خواہ وہ ناجائز اور بدنام کنندہ ہی طریقوں سے کیوں نہ حاصل ہو؟ اور اس میں لوگوں کے نزدیک انکی ذلت ہی کیوں نہ ہو؟ کیونکہ انکا خیال ہے کہ "بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا"

انکے جانیکے بعد ہم نے اپنے زاویہ خیال اور مرکز نظر کو پھر ان ہی منتشر اوراق کی طرف منتقل کیا غور کرنیکے بعد ہم نے محسوس کیا کہ واقعی سینکڑوں چادر زہد و تقویٰ پر دھبہ لگانے والی شیشۂ تصوف کو پاش پاش کرنے والی شہرت کی

خواہاں اور ایمان فروش - ایسی ہستیاں بھی موجود ہیں جو پیر بنکر سادہ لوح مسلمانونکو دام تزویر میں گرفتار کرتی ہیں - حقیقت میں وہ لوگ مسلمانونکا خون چوس رہے ہیں - افسوس صد افسوس - آج اعدائے اسلام جن چیزونکو منتہائے نشانۂ طعن بناتے ہیں وہ خود اُن ہی لوگونکے دل تصور میں رقص فرما رہی ہیں۔ علماء کو بدنام کرنا - اپنے کو مظہر عوام میں لانا اُنکا خاص شعار ہے - صداقت اور نمونۂ سلف علماء کو نیچا کر کے اپنے کو شہرت کے اسٹیج پر لانا انکا خاص مقصد ہے اگر اس سے اسلام کو زبردست ٹھیس لگتی ہے انکی بلا سے - اگر دین قیم تباہ کن تلاطم خیز زلزلوں میں آتا ہو انکی جوتی سے - اگر مذہب پر انگشت نمائی ہو کوئی پرواہ نہیں - اگر اغیار اسلام تمسخر کرتے ہوں کچھ نقصان نہیں - اگر شریعت مصطفوی کے قلعہ کی بنیادیں لرزتی ہوں کچھ حرج نہیں - دیانتداری کا چراغ گل ہوتا ہو "ہونے دو" ایمان کی روشنی ٹمٹاتی ہو "بجھنے دو" صداقت کا خون ہوتا ہو "ہونے دو" حقانیت کی پیشانی پر ایمان فروشی کا زخم لگتا ہو "مجروح ہونے دو" قانون الہی کا خلاف ہوتا ہو "ہو" شاہد اسلام کے خط و خال پر اسکے عارض کمال پر بدنامی کی ضرب لگتی ہو "لگنے دو" لیکن انکے شیشۂ نفس پرستی پر بال نہ آوے - اُنکے شہرت کے درخت کو ہوا کا کوئی جھوکا نہ ہلا سکے انکی جائز و ناجائز امنگیں - انکے شرعی و غیر شرعی ولولے برابر شہرت کے جھولے میں جھولتے رہیں - اُنکی لیلی مقصود صرف تنور شکم کا بھرنا اور شہرت طلبی ہے - یہہ سب کچھ ہو مگر دامن زلیخائے شہرت ہاتھ سے نہ چھوٹے - میں نے غور کیا کہ آخر یہہ خاص فرقہ پیرونکا حشرات الارض کی طرح کہانسے امنڈ آیا - آخر انکو کس چیز نے مجبور کیا کہ پردۂ تصوف کی آڑ لیکر آبروئے اسلام کے لئے رسوائی کا بدنما داغ بنیں - آخر انہوں نے کیوں دام ریا کو تار عنکبوت کی طرح پھیلا رکھا ہے - خوب سمجھ لو کہ جس طرح سے کہ

پورے تاج کی زینت ہیرے کی صرف ایک کنی ہوتی ہے۔ پورے گلدستہ کی رونق گلاب کا صرف ایک قیمتی پھول ہوتا ہے۔ پورے ہار کی خوش نمائی صرف ایک موتی ہوتا ہے۔ باران رحمت کا صرف ایک چھڑکاؤ۔ پوری فصل کے لئے کافی ہوتا ہے۔ پورے ایوان کو صرف ایک محراب مزین کرتی ہے۔ گال کی خوبصورتی کو صرف ایک تل دوبالا کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک لبریز جام کو ناپاکی کا ایک ہی قطرہ پلید کر دیتا ہے عرقِ گلاب کو نجاست کی ایک ہی بوند ناپاک کر دیتی ہے۔ مشک کو خون کا محض ایک ہی قطرہ ناقص کر دیتا ہے۔

اور ایک ہی مچھلی کی وجہ سے تمام تالاب گندہ کہلاتا ہے۔ ٹھیک یہی مثالیں قوموں کی ہیں جب کبھی خدا کسی قوم کی عزت کرتا ہے تو صرف ایک ہی فرد کو ایسی خوبیاں عطا فرما دیتا ہے جو تمام قوم کے لئے سرفخر ہوتی ہیں۔ اور جب کبھی بھی خدائے قدوس کسی قوم کو اسکی بد عمالیوں کے عوض میں ذلیل و خوار کرتا ہے تو ہمیشہ قوم کا ایک ہی فرد پوری قوم کے لئے ننگ کا ٹیکا بنتا ہے۔ ایک ہی میدان جنگ سے بھاگنے والا سپاہی پوری فوج میں نامردی کی لہر پیدا کر دیتا ہے کل کا صرف ایک ہی پرزہ پوری مشین کو بیکار کر دیتا ہے۔ قوموں کی نیکنامی و بدنامی صرف ایک ہی ذات سے ہوا کرتی ہے۔

ٹھیک اسی طرح سے۔ عیار پیروں کا صرف ایک ہی گروہ اسلام کو بدنام کر رہا ہے چند شاطر صوفیوں نے ہی اغیار کو قہقہہ لگانیکا موقع دیا ہے۔ تھوڑے سے ہی مصنوعی مقدس ہم کو نیلِ انفعال میں غرق کر رہے ہیں محض تعداد قلیل ہی گلشنِ شریعت پر بجلیاں گرا رہی ہے۔

لیکن کاش مسلمانو! اور اے مذہبِ حقانی دینِ قیم کے ماننے والو۔ تم نے کبھی یہ بھی غور کیا کہ وہ کیا اسباب ہیں جو ان لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ پیری

مریدی کے سلسلہ کو مستقل فن بنا کر ذریعۂ معاش بنا لیں۔ وہ کیا وجوہات ہیں جنکی بنا پر انکی خواہش ہے کہ تقوے کے پردہ میں ریاکاری سے پیری کو زر کشیدا لہ بنالیں وہ صرف افلاس ہے۔ شہرت طلبی ہے۔ نفس پرستی ہے۔ جو سمند شہرت پر سوار کرکے میدانِ ریا میں گھوڑے دوڑانے پر مجبور کرتی ہیں۔ لیکن تم سے واللہ سچ کہتا ہوں کہ ان عجوبہ نمائیوں پر میں ذرا بھی متحیر نہیں ہوں۔ جانتا ہوں کہ آج نہیں آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی مدنی سردار کا فرمان ہو چکا ہے کہ "فقر و فاقہ ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کفر کے گھاٹ پر پہنچا دیتی ہے"۔

تم دیکھ لو اس جماعت کے کسی ایک فرد کو لیکر۔ غور کرو۔ یا اسکی مالی حالت کمزور ہوگی یا پے در پے مصائبِ زماں میں گرفتار رہا ہوگا۔ دلیل اور حجت کی ضرورت نہیں مشاہدات موجود ہیں جب کبھی کسی دیہاتی کلرک پر زمانہ کی مصیبتوں کا نزول ہوا عمل کی توفیق سلب ہوئی۔ ایمان کی روشنی سرد ہوئی۔ نیت بدلی اسکی امانتِ ایمانی پر رہزنِ ضلالت کا ڈاکہ پڑا اور ہی دہڑے سے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اسی طرح جب کبھی کسی سیاہ دل سیاہ نویس پر آلام کا ہجوم ہوا شیطنت کا بھوت اسکے سر پر سوار ہوا۔ شہرت اور نفس پرستی کا دیو اسکے سر ناچنے لگا تو اس سے ہمیشہ ایسی ہی باتیں سرزد ہوئی ہیں۔ خواہ وہ حسن بن صباح ہو یا پنجاب کا دیہاتی مدعیِ نبوت یا کانپور کا دیوالیہ سیٹھ یا بھوپال کا سیاہ نویس یا بمبئی کا نفس پرست تھا۔ یا عرب کا دولت کا خواہاں زر کا طماع ابی طیب کنز ہی تھا۔

جب کسی فرد کو لیکر اسکی ہسٹری پر غور کروگے تو تمہارے خیالات کے سلسلہ کی آخری کڑی یہی ہوگی کہ یہی وہ تین چیزیں ہیں (شہرت طلبی۔ نفس پرستی۔ افلاس) جو اس کو ان ناجائز کاموں کے کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔

اس لیے اگر تم ان چیزوں کا سد باب کرنا۔ اگر تم اس طوفانِ ضلالت کو تھامنا اور ان مفسدوں
پیروں سے چھٹکارے کے خواہاں ہو تو اپنی اور اپنے بھائیوں کی مالی حالت درست کرو
معاشرتی حالت کو اچھے پیمانہ پر پہنچاؤ۔ خوب یاد رکھو کہ اگر آج افلاس کی وہ
گھنگھور گھٹائیں جو مطلعِ ہندوستان پر چھائی ہوئی ہیں۔ اگر آج ادبار کا سیاہ
دھواں جو مسلمانوں کے گرد چکر ارہا ہے۔ دور ہو گیا تو یہ جراثیم خود بخود فنا ہو جائینگے
اگر تم نے اپنی اقتصادی حالت اچھی کر لی تو یہ بدعت کے خطرناک مورچے خود بخود
منہدم ہو جائینگے۔ اگر تمہاری مالی حالت مضبوط ہو گئی۔ تو ان عیاروں کے قلعہ کا خود
بخود دھواں اڑ جائیگا۔ اگر تم نے اپنے ضمیر میں ضیاءِ ایمانی پیدا کر لی تو جب ایمان
و صداقت کا آفتاب طلوع ہو گا تو گمراہی کے سیاہ کہر ضلالت کی تاریک گھٹائیں اسکی
تیز روشنی سے یک لخت فنا ہو جائیگی۔ لیکن ہاں ایسا نہ ہو۔ کہ تم سب کچھ کرنے کو
سوچو مگر وہ تمہاری تجویزیں آسمانِ تخیل سے اتر کر زمینِ عمل تک آئیں ہی نہیں۔ نہیں
بلکہ جو سوچو اس پر عمل بھی کرو۔ اے بر رسولان بلاغ باشد و بس

ہمارے سامنے اسوقت مختلف نظمیں موجود ہیں جنمیں کہیں نرمی اور کہیں گرمی
سے کام لیا گیا ہے اور عام لوگوں کو بتلایا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں نے جامۂ صوفیت
پہنکر لوگوں کو اپنے جال میں پھانسنے کے کیا کیا رنگ اختیار کیے ہیں۔ ملاحظہ ہو جناب
رعفانِ مداح جناب ڈھینڈس صاحب۔ فرماتے ہیں۔

نہ تیر غمزے نہ ادائیں اور خضاب لتھیڑا ہو ڈھیر ہو
بڑھی چل بل ہی گویا ایکٹر اک پارٹ کرتا ہے

کوئی رازی بنا ہوا ہے کوئی ابنِ ادہم ہو
کہ لطیموں میں شیخ سلسلہ مرشد کا ہوتا ہے

نہ جب شہرت ہوئی مستِ خودی کو کنجِ خلوت سے
تو شہرت کے لئے وہ خود تماشہ بنکے آیا ہے

بڑھاپے میں شبابِ رفتہ کیسا رنگ لایا ہے
یہ غمزے دیکھئے پیری میں شوخی عشوہ آرا ہے

خدا اسکے واسطے اٹھی نہ پیر دا ہی تسبیحیں
زمانہ خود بخود ہی منقلب گردش میں آ رہا ہے

اسی نظارۂ عبرت سے میں خاموش ہوں ورنہ
وگرنہ مجھسے تجلی شیخ کو کب آشنا یار ہے

اسی شغلہ میں با ہم نے بھی قلم اٹھا کر زمانہ کی رفتار کے مطابق چند نظمیں لکھدیں گو وہ بظاہر سلیقے میں ڈھلی ہوئی نہیں ہیں لیکن پھر بھی وہ زمانہ کی گتو قلیو نکو اچھی طرح ظاہر کرتی ہیں۔ ہمنے پبلک کا مفاد پیش نظر رکھتے ہوئے انکو طبع کر دیا ہے امید کہ ارباب نظر انکو غور سے پڑھکر اُن لوگونکو جو ایسے شاطر صوفیونکے جال میں دن رات گرفتار ہوتے رہتے ہیں بچانیکی سعی فرمائینگے۔ وما علینا الا البلاغ

چھپے بیٹھے ہو کیوں پردہ میں صاحب نازنیں ہوکر
یہہ در پردہ ستم اچھے نہیں پردہ نشیں ہوکر

ڈسا لوگونکو تمانا "آج مار آستیں ہوکر"
تو کل تم بھی ڈسے جاؤگے پیوند زمیں ہوکر

نمائش عالم فانی کی غافل چند روزہ ہے
کہ مٹ جاتا ہے نام ہر ایک کا زیب نگیں ہوکر

جو کہنا ہو کہو ظاہر "ظہور" اگر مقابل ہیں کہ
مزہ کہنے کا آسکتا نہیں پردہ نشیں ہوکر

مجسم خلق کو تصویر بد خلقی سمجھ لینا
یہہ کوتاہی نظر کی حیف اتنے دوربیں ہوکر

یہہ کیسا زہد اور کیسی فقیری جسمیں مکاری
یہہ کھیلنا ظاہر ہوکر اور رہنا انگبیں ہوکر

نہ اٹھتے فتنے کاش یہہ فتنے نہ ہوتے متقیں عابد
فقیروں کی طرح رہتے اگر گوشہ نشیں ہوکر

جو مانو تم تو احسان ہے نہ مانو تم تو احسان ہے
نہ طشت از بام ہو دنیا میں تم پردہ نشیں ہوکر

چھپے رہنے سے یوں کنج خجالت میں یہہ چھپاتا
کہ آتے مجمع عشاق میں گاہ حسیں ہوکر

چھپائے کوئی کتنا ہی خیانت چھپ نہیں سکتی
نظر آتی ہے گھر گھر جلوۂ ماہ مبیں ہوکر

پہنکر دلق صوفیت کرے رسوا تصوف کو
بنے شیخ و پیر بھی افسوس شیطان لعیں ہوکر

کبھی تو نور کے پردہ میں چھپ جاتا ہلال آسا
نظر آئیں کبھی دنیا نکو وہ ماہ مبیں ہوکر

یہہ وحشت ہی تو اٹھ جاؤگے اکدن تڑپتے ہوکر
کبھی تم چھپ بن بن کر کہیں تم آستیں ہوکر

یہ کہنا ہجو کا گر کھلے میدان اے صاحب
بنا گو زہر یوں در پردہ مار آستیں ہو کر

کیے کیا بسمل یہ تیغ زباں اسکے سوا منہ سے
قیامت تک رہو نہ منہ چھپا نہیں نکتہ چیں ہو کر

بحر دیگر

کنجِ خلوت میں نہ بیٹھے رہو غمگیں ہو کر
منہ کو ناحق نہ رکھو پردہ میں ناحق بیں ہو کر

عیب جوئی کا نتیجہ تمہا ہی حضرتِ شیخ
اپنے کرتوت پہ رویا کرو غمگیں ہو کر

مان لو مان لو کہنا مرا دیکھو دیکھو
کچھ برائی میں نہ ہاتھ آئیگا بد بیں ہو کر

حق و باطل کا کرو فیصلہ انصاف کے ساتھ
جھوٹے الزام نہ تھوپا کرو خود بیں ہو کر

دیکھنا چاہتے ہیں آپ جو انوارِ علوم
دیکھئے حق کی قسم آپکو حق بیں ہو کر

کیا جئے گر جئے رسوائی سے اس عالم میں
کیا رہے تم جو رہے قابلِ نفریں ہو کر

حیف صد حیف کہ دعوائے غرور و نخوت
شیخ نجدی کی طرح خود سر و خود بیں ہو کر

چیرہ دستی سے کیا شیخ نے فطرت کو عیاں
کنج تنہائی میں اک گربہ مسکیں ہو کر

نائبِ ختمِ رسل عالمِ یکتا سے عناد
ختم اللہ علیٰ قلبک خود بیں ہو کر

واہ رے جہلِ مرکب تیرا اندازِ خرام
سب پہ ظاہر ہوا اک پیکرِ رنگیں ہو کر

مثلِ اعمیٰ رہو انوار و ضیا سے محروم
شبِ دیجور رصفت گیسوئے مشکیں ہو کر

راہِ کعبہ جسے سمجھے تھے ہوئے گم اس سے
سوئے بتخانہ چلے شیخ جی بد دیں ہو کر

آپ بھی ثانیِ کذاب یمامی نکلے
سو دکہا سکتا ہے کون عالمِ حق بیں ہو کر

دلِ زخمی پہ نمک یوں ہی چھڑکتے رہیے
لیجئے تمغہ ہدف ناوکِ نفریں ہو کر